بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

REGD. No. L 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۳/۷ پر بدھ، چہارشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۹ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۰ تبوک ۱۳۴۰ ہش | ۲۰ ستمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۱۹ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

رات حضور کو نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ کچھ بے چینی رہی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحومؓ کی نماز جنازہ اور تدفین

نماز جنازہ میں ربوہ اور دور و نزدیک کے دیگر مقامات سے آئے ہوئے ہزارہا احمدی احباب کی شرکت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی

ربوہ ۱۹ ستمبر (بوقت ۸¾ بجے صبح) قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کل مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز دوشنبہ بوقت ۸½ بجے صبح "پام ویو" ۵ ڈیوس روڈ لاہور میں بعمر ۶۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ اسی روز شام کو ماٹیکر و ایمبولنس کار کے ذریعہ ربوہ لایا گیا۔ —— ۱۹ ستمبر کو ساڑھے آٹھ بجے صبح مقبرہ بہشتی کے وسیع احاطہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جنازہ میں شرکت کے لئے ربوہ کے علاوہ ملتان۔ جھنگ۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ سرگودھا، گوجرانوالہ۔ چنیوٹ اور متعدد دیگر مقامات کے احباب بھی کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ جنازہ اٹھانے سے قبل ہزارہا احباب کو چہرہ دیکھنے کی اجازت دی گئی۔ نماز جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی اس وقت جبکہ صبح کے ۸¾ بجے ہیں بہشتی مقبرہ کی چاردیواری میں حضرت اماں جان نوراللہ مرقدھا کا مزار مقدس ہے تدفین عمل میں آ رہی ہے۔

حضرت نواب صاحب مرحوم کی طبیعت ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کی درمیانی رات کو پھر بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ چنانچہ اطلاع موصول ہونے پر ۱۸ ستمبر کو علی الصبح حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نخلہ سے نیز حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، معہ بیگم صاحبہ محترمہ، محترم نواب محمد احمد خان صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ محترم مرزا ناصر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد موٹر کاروں کے ذریعہ لاہور روانہ ہو گئے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، اور محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب نواب زادہ میاں عباس احمد خان صاحب اور متعدد دیگر افراد خاندان پہلے سے لاہور میں تھے۔ ۲½ بجے کے بعد "پام ویو" ۵ ڈیوس روڈ لاہور میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جو مکرم میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد کے علاوہ جماعت احمدیہ لاہور کے پانچ صد کے قریب احباب نے شرکت کی۔ پونے چار بجے سہ پہر کے قریب جنازہ ماٹیکر و ایمبولنس کار کے ذریعہ لاہور سے ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ جنازہ کے ہمراہ موٹر کاروں میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ مکرم شیخ نصیر الحق صاحب۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ ڈائرکٹر آف سپلائی اور جماعت احمدیہ لاہور کے بعض دیگر احباب بھی ربوہ آ گئے۔

حضرت نواب صاحب مرحومؓ کی وفات کی اطلاع موصول ہونے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ۱۸ ستمبر کو ہی موٹر کار کے ذریعہ نخلہ سے عصر کے وقت ربوہ تشریف لے آئے تھے۔ نماز مغرب ادا کرنے کے معاً بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور اہل ربوہ کثیر تعداد میں جنازہ کے انتظار میں لاریوں کے اڈہ پر آ جمع ہوئے، سات بجے شام جنازہ ربوہ پہنچا۔ جنازہ کو حضرت نواب صاحب مرحومؓ کے بڑے داماد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید (جو آجکل یورپ اور امریکہ کے احمدیہ مشنوں کے دورے کے سلسلہ میں باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں) کی کوٹھی واقعہ محلہ دارالصدر غربی لے جایا گیا۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۱۹ ستمبر کو صبح ۸ بجے جنازہ کوٹھی سے اٹھایا گیا اور مقبرہ بہشتی کے احاطہ میں ۸½ بجے صبح نماز جنازہ ادا کی گئی (تدفین کے مفصل حالات نیز حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم کے حالات زندگی کل کے اخبار میں ملاحظہ فرمائیں)۔

پاکستان کے مفادات کی دیکھ بھال

سعودی عرب کریگا

کراچی ۱۹ ستمبر۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں بتایا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سفارتی تعلقات ختم ہونے کے بعد اب افغانستان میں پاکستان کے مفادات کی دیکھ بھال سعودی عرب کرے گا۔

مزید ترجمان نے مزید بتایا کہ پاکستان میں افغانستان کے مفادات کی نگرانی متحدہ عرب جمہوریہ کرے گا۔ افغان حکومت نے ۶ ستمبر کو پاکستان کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات توڑ دیئے تھے۔

ترکی کے سابق وزیر اعظم عدنان مینڈریس کو پھانسی دے دی گئی

انقرہ ۱۹ ستمبر۔ استنبول میں کل کافی رات گئے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ترکیہ کے سابق وزیر اعظم عدنان مینڈریس کو پھانسی دے دی گئی ہے۔ یاد رہے ترکیہ کے سابق وزیر خارجہ فتین زورلو اور سابق وزیر خزانہ حسن پولتکان کو پرسوں ہی تختہ دار پر لٹکا دیا گیا تھا۔ لیکن عدنان مینڈریس کی مخدوش حالت کے پیش نظر ان کی سزا ملتوی کر دی گئی تھی۔

ترکیہ کی ایک خاص عدالت نے مجموعی طور پر ۱۵ سابق سیاستدانوں کو سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ لیکن برسراقتدار قومی اتحاد کمیٹی نے ان میں سے سابق صدر جلال بایار اور گیارہ دوسرے افراد کی سزائے موت عمر قید میں بدل دی تھی۔ کمیٹی نے سابق وزیر خارجہ اور سابق وزیر خزانہ کو تو کل ہی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ لیکن عدنان مینڈریس نے جمعرات کی شام کو خواب آور گولیاں بہت زیادہ تعداد میں کھا کر اپنی زندگی ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس کے باعث ان کی حالت سخت تشویشناک ہو گئی تھی۔ اور انہیں اپنے دوسرے سابق رفقاء کے ہمراہ پھانسی نہیں دی گئی تھی۔ انہیں جب ۳۶ گھنٹے کے بعد ہوش آیا۔ اور انہیں ترکیہ کی خاص عدالت کا فیصلہ سنایا گیا تو انہوں نے اپنی سزائے موت کا حکم سنکر کسی قسم کے جذبات کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کل رات ترکیہ کے اس سابق سیاستدان کو جو کئی سال تک اپنے ملک پر حکومت کرتا رہا بھی تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

محض احمدی کہلانا ہرگز کافی نہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ تمام اسلامی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے

اچھے اخلاق دکھلاؤ۔ دوسروں سے ہمدردی کرو اور ہر ایک کو اس کا حق دلانے کی کوشش کرو

اگر کوئی اپنے عہدہ اور اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے تو وہ خلافِ اسلام حرکت کرتا ہے

ازحضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۲ء بمقام ناصر آباد سٹیٹ سندھ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے۔ جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں آج اپنے ذہن میں خطبہ جمعہ کے لئے ایک مضمون تجویز کر کے آیا تھا۔ لیکن

جب مسجد میں داخل ہوا

تو میں نے دیکھا کہ آج لوگ معمول سے زیادہ آئے ہوئے ہیں اور اب جو میں خطبہ کے لئے کھڑا ہوا تو یکدم میرا ذہن ایک ایسی بات کی طرف چلا گیا جسے لوگ عام طور پر مضحکہ خیز سمجھتے ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر وہ بالکل چسپاں نظر آتی ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ آج لوگ زیادہ تعداد میں کیوں آئے ہیں۔ اس پر میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ جس طرح رمضان المبارک میں جمعۃ الوداع کے موقعہ پر قریباً تمام کے تمام لوگ مساجد میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح ہماری جماعت کے دوست بھی آج

ہمیں وداع کرنے کے لئے

آئے ہیں۔ کیونکہ ہمارا یہ اس سفر میں آخری جمعہ ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ چلو اپنے خلیفہ کو الوداع کہہ آئیں۔ مجھے اس وداع پر ہنسی آتی ہے۔ کیونکہ جیسے دوسرے لوگ خواہ سارا سال نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں وہ جمعۃ الوداع میں حاضر ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے سارے سال کی نمازیں ادا کر لی ہیں اور ان کے سارے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اس علاقہ کے دوستوں نے بھی خیال کر لیا کہ اب یہ لوگ جانے لگے ہیں چلو انہیں وداع کر آئیں۔ لیکن اس وداع سے کیا بنتا ہے۔

اصل چیز تو یہ ہے

کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اچھے اخلاق دکھائے جائیں اور اسلامی تمدن کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم ان چیزوں سے ابھی دور نظر آتے ہیں۔ وہی برہمن و شودر والی بات۔ حاکم و محکوم اور افسر و ماتحت والی بات جو دنیا کے لئے عذاب کا موجب بن رہی ہے۔ ہم میں سے بعض میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو لوگ کم تعلیم یافتہ ہیں۔ یا انہیں کوئی فن نہیں آتا اور وہ چھوٹے کام کرنے پر مجبور ہیں ان کی تربیت کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جن لوگوں کے سپرد کام کئے جاتے ہیں ان کو بھی یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے آپ کو انسان تصور کریں۔ جب تک دونوں فریق کی ذہنیت بدل نہ جائے اس وقت تک اسلام کی تعلیم دلوں کو موہ نہیں سکتی۔ بے شک ایسی صورت میں زید کی تعلیم پھیلے گی۔ بکر کی تعلیم پھیلے گی مگر

قرآن کریم کی تعلیم

اسی صورت میں پھیل سکتی ہے کہ ہم اپنی ذہنیت کو بدلیں اور اپنی زندگیوں کو اسلامی تمدن کے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ سر آغا خاں جب لاہور آئے۔ تو ان کے مرید جو گلگت اور دوسری دور دراز جگہوں سے ان کا استقبال کرنے کے لئے آئے تھے سات دن قبل ہوائی اڈہ میں خیمے لگا کر بیٹھ گئے تھے۔ جب میں نے یہ خبر اخبارات میں پڑھی۔ تو مجھے ہنسی آئی کہ آجکل بھی اس قسم کے بے وقوف لوگ پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آج بھی مجھے ہنسی آئی کہ بعض لوگ اپنے اندر

احمدیت کی صحیح روح

تو پیدا نہیں کرتے۔ لیکن انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ یہ لوگ ربوہ سے آئے تھے اور اب واپس جانے والے ہیں انہیں الوداع کہہ آئیں گویا جس طرح کشتی دیکھنے کے لئے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی آگئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہاں تو کوئی پہلوان ہوتا ہے لیکن یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارا خلیفہ آیا تھا۔ اسے وداع کر آئیں۔ اس سے زیادہ ہنسی والی بات اور کیا ہوگی۔ حالانکہ اصل چیز یہ ہے کہ تم اپنے اندر

اعلیٰ اخلاق پیدا کرو

مثلاً اسلام کہتا ہے کہ تم ہمیشہ سچ بولو۔ یعنی جب بھی سچ بولنے کا سوال آئے تو سچی بات بیان کر دو۔ اب اگر لوگ تم سے کوئی بات پوچھتے ہیں اور تم سچ بول دیتے ہو تو بے شک یہ بڑی بات ہے۔ لیکن اگر تم ایک بات بیان کرتے ہو اور تمہارا باپ بھائی یا بچے اسے جھوٹ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں اس طرح نہیں بلکہ اصل بات یوں ہے۔ تو اس میں خوشی کی کیا بات ہوگی۔ یا وہ کیا بات ہوگی۔ جو تم نے احمدیت سے حاصل کی۔ احمدیت تمہیں دنیا کے لئے

ایک نمونہ بنانے کے لئے

آئی ہے۔ اور اگر تم میں سچ بولنے دوسروں سے ہمدردی کرنے۔ رحم کرنے۔ انصاف سے کام لینے اور دوسروں کو ان کا حق دینے کی عادت پیدا ہو گئی ہے۔ تو بے شک تم نے احمدیت سے کچھ حاصل کر لیا ہے۔ لیکن اگر یہ چیزیں تمہارے اندر پیدا نہیں ہوئیں تو جیسے کیکر سنگھ یا گاما پہلوان کی کشتی دیکھنے کے لئے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اسی طرح تم بھی اکٹھے ہو جاؤ گے۔ تم بھی کہو گے کہ ہمارا ایک پہلوان آیا ہے۔ چلو اس کی کشتی دیکھ آئیں۔ پس چاہے اس کا نام جمعہ رکھ لو چاہے اس کا نام عقیدت رکھ لو چاہے اس کا نام خلافت رکھ لو۔ لیکن ہے یہ وہی کیکر سنگھ اور گاما پہلوان والی بات۔ اگر یہ احمدیت والی بات ہوتی۔ تو تم احمدیت والے کام بھی کرتے۔ لیکن اگر تم احمدیت کے گروں کے بغیر اکٹھے ہو جاتے ہو۔ تو تمہارے جمعہ میں اکٹھے ہو جانے سے

یہی مطلب سمجھا جائیگا

کہ گاما پہلوان آیا ہے اور تم اس کی کشتی دیکھنے آئے ہو جمعہ اور کشتی میں ایسی صورت میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے۔ کشتی دیکھنے والے بھی جھوٹ بولتے جاتے ہیں۔ اور جمعہ پڑھنے والے بھی جھوٹ بولتے جاتے ہیں۔ پس جب تک تم اپنے اندر کوئی خاص تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔ احمدیت میں داخل ہونے کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں دکھتا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت ایک معمولی چیز ہے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا تو گویا خدا تعالیٰ پر احسان کر دیا۔ اور وہ مجبور ہوگا کہ تمہیں جنت میں لے جائے۔ کیا تم سورج کو سورج کہہ کر انعام مانگا کرتے ہو۔ سورج کو سورج کہنے سے انعام نہیں ملا کرتا۔ اسی طرح اگر تم نے رسول اللہ کو رسول اللہ کہہ دیا تو تم نے

خدا تعالےٰ پر کونسا احسان کیا

کہ وہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت دے دے۔ کیا تم زمین کو زمین کہہ کر انعام مانگا کرتے ہو۔ کیا تم چاند کو چاند کہہ کر انعام مانگا کرتے ہو۔ یا تمہیں کوئی مکان نظر آئے۔ تو اسے دیکھ کر تم یہ کہتے ہو۔

کہ چونکہ میں نے مکان کو مکان کہہ دیا ہے اس لئے گورنمنٹ مجھے انعام دے دے۔ تم اس آدمی کو کیا سمجھو گے کہ جو گورنر کو یہ لکھے کہ مجھے ایک گھوڑا نظر آیا تھا میں نے اسے گھوڑا کہہ دیا ہے مجھے دو مربعے دو۔ یقیناً تم اسے پاگل خیال کروگے اور کہوگے کہ اگر تم گھوڑے کو گھوڑا نہ کہتے تو اور کیا کہتے۔ اگر تم اسے گدھا کہدیتے تو لوگ تمہیں پاگل خیال کرتے۔ اسی طرح اگر خدا ہے اور وہ ایک ہے اور اس پر

زمین اور آسمان دونوں گواہ ہیں

تو تم لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اس پر کیا احسان کرتے ہو کہ وہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت دیدے انسان کو جنت میں لے جانے والی قربانیاں ہوتی ہیں جو وہ صبح و شام کرتا ہے مثلاً اگر وہ اقرار کرتا ہے کہ میں فلاں کام نہیں کروں گا اور پھر وہ بات اسکے سامنے آجاتی ہے اور وہ اپنے اقرار کے مطابق اس سے بچتا ہے تو اسکے بدلہ میں اسے یقیناً جنت ملے گی۔ یا اسکے پاس کسی کا روپیہ تھا جو اس نے واپس کرنا تھا اب یہ دوسرے کا حق ہے جو اس نے دینا ہے اگر وہ کہتا ہے کہ میں یہ روپیہ نہیں دیتا تو وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف عمل کرتا ہے لیکن اگر وہ کہتا ہے کہ میں نے واقعی تمہارا روپیہ دینا ہے تم وہ روپیہ لے لو۔ تو خدا تعالےٰ اپنے فرشتوں سے کہے گا کہ اس شخص نے دوسرے کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا ہے۔ اسے جنت میں لے جاؤ۔ اسی طرح غفلت بے رستی ہے۔ تمہارا کسی کام کو جی نہیں چاہتا لیکن

تم اپنے نفس پر زور دیتے ہو

اور کہتے ہو کہ میں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اقرار کیا ہے کہ میں نے یہ کام ضرور کرنا ہے اور تم وہ کام کر دیتے ہو۔ اور اس میں جو تکلیف ہوتی ہے اسے برداشت کر لیتے ہو تو خدا تعالےٰ فرشتوں سے کہے گا کہ اس نے جو اقرار کیا تھا اسے اس نے پورا کر دیا ہے اسے جنت میں لے جاؤ۔ لیکن اگر کسی نے رسول کو رسول کہہ دیا تو اس نے سچ کہا۔ اس پر اسے کیا انعام ملے گا۔ انعام محنت اور قربانی کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ پہاڑ کو پہاڑ کہہ دینے سے انعام نہیں ملتا۔ دریا کو دریا کہہ دینے سے انعام نہیں ملتا۔ چاند کو چاند کہہ دینے سے انعام نہیں ملتا۔ بلکہ انعام پہاڑ پر چڑھنے سے ملتا ہے۔ انعام دریا کو کودنے سے ملتا ہے۔ انعام سورج کو سورج کہنے سے نہیں ملتا بلکہ انعام اس کی روشنی سے فائدہ اٹھانے سے ملتا ہے اسی طرح خدا کو خدا اور رسول کو رسول کہنے سے انعام نہیں ملتا۔ یہ تو سچائیاں ہیں۔ اگر تم ان کا انکار کروگے تو دنیا تمہیں پاگل کہے گی لیکن اگر تم خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کی تعلیم پر عمل کرتے ہو تو

تم یقیناً جنت کے وارث بنوگے

ہندہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شدید دشمن تھی اس نے آپ کے بعض رشتہ داروں کے متعلق اعلان کیا ہوا تھا کہ ان کا پیٹ چاک کرکے کلیجے نکال لئے جائیں اور ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ لئے جائیں۔ عرب میں یہ رسم تھی کہ اپنے دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے اسکے ناک اور کان وغیرہ کاٹ دئے جاتے چنانچہ ہندہ نے حضرت حمزہ کا پیٹ چاک کراکے آپ کا کلیجہ نکلوایا تھا۔ اسی طرح آپ کے کان اور ناک بھی کٹوائے۔ جب مکہ فتح ہوا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کے متعلق جنہوں نے مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم کئے تھے اور جو تعداد میں پانچ سات تھے یہ فتویٰ دیا کہ انہیں معاف نہیں کیا جائے گا بلکہ جہاں کہیں وہ ملیں انہیں قتل کر دیا جائے ان میں ہندہ بھی شامل تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب عورتوں کی بیعت لینے لگے تو بیعت میں یہ اقرار بھی لیا جاتا تھا کہ ہم شرک نہیں کریں گی۔ جب آپ نے یہ الفاظ کہے کہ ہم شرک نہیں کریں گی تو ایک عورت بول اٹھی۔ کہ یا رسول اللہ کیا ہم ابھی شرک کریں گی۔ کیا اب بھی توحید میں کوئی شبہ باقی ہے۔

ہندہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رشتہ دار تھی

اور آپ اس کی آواز پہچانتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا ہندہ ہے؟ مطلب یہ تھا کہ تمہارے لئے تو موت کی سزا کا حکم ہے۔ ہندہ دلیر عورت تھی وہ ہنس کر کہنے لگی یا رسول اللہؐ اب آپ کا زور مجھ پر نہیں چل سکتا میں لا الٰہ الا اللہ پڑھ چکی ہوں۔ اور مسلمان ہو چکی ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھیک ہے۔ غرض ہندہ مسلمان ہوئی اور بعد میں اس نے اسلام کی خدمات بھی کیں۔ اس کا اس وقت یہ کہنا کہ کیا ہم اب بھی شرک کریں گی۔

یہ ایک طبعی فقرہ تھا

کہ ہم شرک کرتے تھے اور آپ توحید کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ اکیلے تھے اور ہمارے ساتھ ساری قوم تھی۔ ساری قوم نے زور لگایا اور کہا یہ بت ہے۔ وہ بت ہے ہم ان کی مدد سے لڑائی کریں گے۔ یوں کریں گے۔ پھر ہمارے پاس طاقت تھی اور آپؐ کمزور تھے۔ لیکن ہم ہار گئے اور آپ جیت گئے۔ ہمارے سارے بت ٹوٹ گئے لیکن خدا تعالےٰ نے آپؐ کی مدد کی کیا اتنا بڑا نقصان دیکھنے کے بعد بھی اس میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ خدا ایک ہے پس

خدا تعالیٰ کا ایک ہونا اظہر من الشمس ہے

اسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رسول ہونا بھی اظہر من الشمس ہے۔ اور اگر کوئی شخص شرارت سے اس کا انکار نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص ضد کی وجہ سے اس کے خلاف فیصلہ نہیں کرتا یا وہ عقل کو جواب نہیں دے دیتا تو وہ اس کا انکار کر ہی نہیں سکتا پھر خدا تعالےٰ کو ایک کہہ کر یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول کہہ کر ہم نے ان پر کونسا احسان کر دیا ہے کہ خدا تعالےٰ اس کے بدلہ میں ہمیں جنت دیدے اگر تم دریا کو دریا کہہ دیتے ہو تو تمہیں کوئی انعام نہیں ملے گا۔ ہاں اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو اور تم اسے بچانے کے لئے دریا میں چھلانگ لگا دو تم بھنور میں گھر جاؤ اور اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دو تو سارے لوگ کہیں گے کہ

یہ شخص انعام کا مستحق ہے

حالانکہ دریا تو دو دو ہزار میل کے بھی ہوتے ہیں تمہیں اتنے لمبے دریا کو دریا کہنے پر انعام نہیں ملے گا مگر دس گز پانی کو عبور کر کے انعام مل جائے گا۔ کیونکہ تم نے دو ہزار میل لمبے دریا کو دریا کہہ کر کوئی قربانی نہیں کی۔ تم نے محض سچائی کا اقرار کیا ہے لیکن دس گز پانی کو عبور کر کے تم نے قربانی کی ہے اسلئے تم انعام کے مستحق ٹھہرے ہو یا مثلاً کوہ ہمالیہ ہے کوہ ہمالیہ ڈیڑھ دو ہزار میل لمبا ہے۔ اور سو ڈیڑھ سو میل تک اس کی پہاڑیاں چلی جاتی ہیں۔ پھر اس کی بعض چوٹیاں کئی کئی میل اونچی چلی جاتی ہیں اگر تم اس کا رقبہ نکالو تو کتنا بڑا رقبہ بنتا ہے لیکن اگر تم ہمالیہ کو ہمالیہ کہو اور انعام طلب کرو تو ہر شخص تمہیں پاگل کہے گا۔ لیکن اگر ہمالیہ کی کسی کھڈ میں کوئی بچہ گر جائے اور تم اس کھڈ میں اپنے آپکو گرا لو۔ تمہارا بازو ٹوٹ جائے۔ جسم زخمی ہو جائے لیکن تم اس بچے کو باہر نکال لاؤ تو ہر ایک شخص کہے گا۔ کہ تم انعام کے مستحق ہو۔ غرض تمہیں ہمالیہ کے اقرار کرنے سے انعام نہیں ملیگا ہاں اس چھوٹی سی کھڈ کی وجہ سے انعام مل جائے گا۔ کیونکہ انعام انہی چیزوں کی وجہ سے ملتا ہے جنہیں انسان تکلیف اٹھا کر کرتا ہے

یہاں یہ حالت ہے

کہ بعض ماتحت اپنے افسروں سے تعاون نہیں کرتے گواہی کا موقع آتا ہے تو ہیر پھیر اور ایچ پیچ کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں نے کوئی احمدی [illegible] بوجھ کر جھوٹ بولتا ہو۔ لیکن میں نے کئی احمدی ایسے دیکھے ہیں جو گواہی کے وقت ایچ پیچ سے کام لیتے ہیں۔ اور جب وہ جھوٹ نما باتیں کرتے ہیں تو ان کے لئے جھوٹ بولنا آسان ہو جاتا ہے پس تم اپنی ذہنیت بدلو۔ جب تم اپنی ذہنیت بدل لوگے تو احمدیت تمہارے لئے ہزاروں برکتوں کا باعث بن جائے گی۔ ورنہ جس طرح لوگ کشتی دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں اسی طرح تمہارا بھی یہاں اکٹھے ہونا سمجھا جائے گا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دوسرے لوگ گاما پہلوان کی کشتی کی وجہ سے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور تم اپنے خلیفہ یا کسی مبلغ کے آنے پر اکٹھے ہو جاتے ہو حالانکہ جب تک تم ایسے اخلاق ظاہر نہیں کرتے کہ تمہیں دیکھ کر ہر شخص یہ کہنے لگ جائے کہ یہ لوگ جھوٹے نہیں اس وقت تک تمہارا احمدی ہونا تمہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

آج ہی

ایک بات میرے سامنے پیش کی گئی ہے

کہ بعض افسر اپنے ماتحتوں سے ذاتی کام لیتے ہیں اور یہ درست نہیں انہیں اس سے روکا جائے مگر سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص افسر کو اپنا بھائی یا باپ سمجھ کر اس کا کام کر دیتا ہے تو اسے کون منع کر سکتا ہے ہم یہاں آتے ہیں تو کئی مرد اور عورتیں ہمارے گھر آجاتی ہیں اور ہمارا کام کر دیتی ہیں۔ جب مہمان آجاتے ہیں اور دوست سمجھتے ہیں کہ ایک دو آدمی ان کی خدمت نہیں کر سکیں گے تو وہ آپ ہی آپ شوق سے آجاتے ہیں اور ہمارا ہاتھ بٹا دیتے ہیں پس اگر کوئی شخص کسی افسر کی شوق سے خدمت کرتا ہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ یہ ایک فطرتی بات ہے کہ جس کسی سے پیار ہوتا ہے انسان اسکی خاطر ہر قسم کی تکلیف اٹھانے پر تیار ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص پیار اور محبت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو

یہ بڑی عمدہ بات ہے

اس کے معنے یہ ہیں کہ افسر اس سے باپ کی طرح سلوک کرتا ہے اور اپنے نیک سلوک کی وجہ سے اس نے اپنے ماتحتوں کے اندر گہرا جذبۂ محبت پیدا کر لیا ہے لیکن اگر افسر اس کی ناپسندیدگی کے باوجود کام کرواتا ہے تو وہ ظالم ہے اور اس کا مطلب سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے یہی چیز ہے جس کی وجہ سے فرانس اور روس میں بغاوت ہو گئی تھی اگر ہمارے ہاں بغاوت نہیں ہوتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص احمدی ہوتا ہے اور جماعت کے نظام کی وجہ سے بغاوت میں حصہ

ہندیت کیونکہ

احمدیت بغاوت سے منع کرتی ہے

اور وہ شخص ڈرتا ہے کہ اگر اس نے بغاوت کی تو نظام کی طرف سے اسے سزا دی جائیگی لیکن اگر وہ یورپ میں ہوتا تو وہ سٹرائک میں شامل ہو جاتا اور پھر وہ افسر دیکھتا کہ کس طرح اسے اس کی منتیں کرنی پڑتیں۔ بہرحال اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھانا ظلم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کلکم راعٍ و کلکم مسئولٌ عن رعیتہ تم میں سے ہر شخص ایک گڈریا ہے اور جو مال اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسکے سپرد کیا گیا ہے اسکے متعلق اسی سے سوال کیا جائے گا جس طرح مالک گڈریے سے اپنے مال کے متعلق پوچھتا ہے اسی طرح خدا تعالےٰ بھی تم سے اپنے بندوں کے متعلق سوال کریگا۔ اور

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہر ایک شخص کے متعلق ہے۔ خاوند سے اس کی بیوی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ ماں باپ سے ان کی اولاد کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اور افسر سے اسکے ماتحتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اسی طرح میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم اپنے ماتحت سے اخلاص۔ ہمدردی اور رحم دلی والا سلوک کرتے ہو۔ تو ہر شخص یہ کہے گا کہ تم انعام کے مستحق ہو لیکن اگر تم اپنے ماتحت سے بُرا سلوک کرتے ہو تو جس طرح گڈریا تمہاری بھینس کو مارتا ہے تو تم اس پر خفا ہوتے ہو اسی طرح تم خدا تعالےٰ کے بندوں کو مارو گے تو وہ تم پر خفا ہوگا۔ اگر تم بھینس یا بکری کو مارنے کی وجہ سے گڈریے پر خفا ہوتے ہو۔ تو خدا تم اپنے بندوں کو مارنے کی وجہ سے تم پر کیوں خفا نہ ہوگا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں تمہاری بھینس یا بکری زیادہ پیاری ہے اور خدا تم کو اپنا بندہ پیارا نہیں۔

اصل بات یہ ہے

کہ چونکہ خدا تعالےٰ نظر نہیں آتا اس لئے لوگ دھاندلی مچاتے ہیں اور اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم سیر کے لئے پہاڑوں پر جاتے ہیں تو باوجود اسکے کہ ہم گھوڑوں پر ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ پیدل ہوتے ہیں جب ہم منزل مقصود پر پہنچتے ہیں تو وہ لوگ دبانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں آپ تھک گئے ہوں گے اور یہ محض محبت کی وجہ سے ہوتا ہے خواہ ہم کتنا اصرار کریں کہ ایسا نہ کریں وہ یہی کہتے جاتے ہیں کہ نہیں نہیں آپ تھک گئے ہیں۔ اور اس پر عقلاً کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

قادیان میں ایک غریب آدمی تھا

وہ جہاں کہیں مجھے ملتا تھا کہتا تھا کہ آپ میری دعوت قبول نہیں کرتے آخر کچھ دیر کے بعد اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ میں غریب ہوں اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ آپ میری دعوت منظور نہیں فرماتے۔ جب میں نے دیکھا کہ اب اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔ تو میں نے اسکی دعوت منظور کر لی۔ اور اسے کہا کہ زیادہ تکلف نہ کرنا شوربہ وغیرہ بنا لینا چنانچہ اس نے شوربہ بنا لیا اور میں اسکے ہاں کھانا کھانے چلا گیا۔ میرے ساتھ صرف پرائیویٹ سیکرٹری تھے اور لوگ مدعو نہیں تھے کھانے سے فارغ ہو کر جب میں باہر نکلا تو ایک اور احمدی دوست دروازہ کے پاس کھڑے تھے وہ کہنے لگے کیا آپ اتنے غریب آدمی کی دعوت بھی قبول کر لیتے ہیں۔ میں نے کہا۔ میری حالت ہی ایسی ہے کہ دونو فریق مجھ پر شکوہ کرتے ہیں اگر غریب کی دعوت منظور نہ کروں تو وہ کہتا ہے میں چونکہ غریب ہوں اس لئے آپ میری دعوت قبول نہیں کرتے اور اگر غریب کی دعوت مان لیتا ہوں تو امیر کہتا ہے کہ آپ اتنے غریب آدمی کی دعوت کیوں قبول کرتے ہیں یہ شخص سالہا سال سے میرے پیچھے پڑا تھا کہ میری دعوت قبول کر لو اور میں اس کی غربت کی وجہ سے اس کی دعوت قبول نہیں کرتا تھا تا اس پر بوجھ نہ پڑے اب اس ڈر سے کہ

اس کا دل نہ ٹوٹ جائے

میں یہاں کھانا کھانے آ گیا ہوں لیکن آپ کو یہ بات بھی ناگوار گذری ہے۔ بہرحال اس قسم کے غلط اعتراضات ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کوئی ماتحت محبت اور پیار کی وجہ سے افسر کی خدمت کرتا ہے تو یہ قابل قدر فعل ہے یہ اس بات کی علامت ہو گی کہ افسر کا اپنے ماتحتوں سے ایسا اچھا سلوک ہے کہ وہ اسے باپ سمجھتے ہیں لیکن اگر افسر ماتحت کو خدمت کرنے پر مجبور کرے تو وہ باپ نہیں وہ اپنے آپ کو حاکم سمجھتا ہے اور اپنے ماتحت کو اپنا غلام خیال کرتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا

ایک واقعہ ہے

کہ ایک دوست ابوسعید نامی عرب تھے۔ رنگون میں ان کی اچھی خاصی تجارت تھی وہ احمدی ہو کر قادیان آ گئے بعد میں وہ ٹھوکر کھا گئے وہ مالدار آدمی تھے اور بڑی تجارت چھوڑ کر آئے تھے لیکن انکی طبیعت میں جوش پایا جاتا تھا انکی ہر وقت یہ خواہش ہوتی تھی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کروں اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک مقدمہ دائر تھا اور خواجہ کمال الدین صاحب اس مقدمہ میں وکالت کرتے تھے ابوسعید صاحب نے یہ خیال کیا کہ خواجہ صاحب اس مقدمہ میں کام کر رہے ہیں میں ان کی خدمت کروں تا مجھے بھی ثواب مل جائے چنانچہ باوجود اسکے کہ وہ ایک رئیس تھے خواجہ صاحب کے بوٹ پالش کر دیتے۔ انہیں دباتے بلکہ بعض اوقات ان کا پاٹ بھی اٹھا لیتے خواجہ صاحب کو ان کی خدمت سے یہ خیال گزرا کہ ابوسعید شاید ان کی ذات کی وجہ سے ایسا کرتا ہے ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی موجود تھا۔ چٹائی چھوٹی تھی اس لئے کچھ دوست ایسے بھی تھے جنہیں چٹائی پر جگہ نہ ملی۔ تھوڑی دور پرے ایک اور چٹائی پڑی تھی خواجہ صاحب نے ابوسعید صاحب عرب سے کہا۔ عرب صاحب وہ چٹائی ذرا ادھر کر دیں اس پر وہ فوراً جوش میں آ گئے اور انہوں نے کہا کیا میں آپکے باپ کا نوکر ہوں۔ اب

سننے والے حیران تھے

کہ یہ کیا ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب کا رنگ بھی زرد ہو گیا۔ بعد میں انہوں نے ابوسعید عرب سے کہا۔ عرب صاحب آپ تو بڑی خدمت کرنے والے آدمی ہیں آپ نے اس وقت کیا کہہ دیا۔ انہوں نے کہا میں آپ کی خدمت اپنی خوشی سے کرتا تھا لیکن آپ کا یہ حق نہیں تھا کہ آپ مجھے حکم دیتے۔ میں آپ کا غلام نہیں ہوں پس جو شخص خوشی سے خدمت کرتا ہے اس پر کوئی شخص اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن جو افسر یہ سمجھتا ہے کہ فلاں شخص میرا ماتحت ہے اس سے خدمت لے لوں وہ ظالم ہے اور اگر اس کا ماتحت اس کا حکم مانتا ہے تو وہ بے غیرت ہے محبت سے اگر کوئی کام کرتا ہے چاہے وہ پاخانہ کا پاٹ اٹھائے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ میاں بیوی کو دیکھ لو۔

بیوی اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے

اسکے پاٹ بھی اٹھا لیتی ہے لیکن اگر کوئی اسے کہے کہ تم چوڑھی کا کام کرو میں تمہیں دس روپے ماہوار دوں گا تو وہ لڑنے لگ جائیگی۔ بلکہ اس کا خاوند خود اس شخص سے لڑ پڑے گا۔ اور کہے گا تم نے میری بیوی کی ہتک کی ہے حالانکہ وہ اپنے بچے کا پاخانہ روزانہ پھینکتی ہے۔ پھر باقی لوگوں کو جانے دو چوڑھے بھی اپنی تحقیر برداشت نہیں کر سکتے ربوہ میں ایک مسلمان خاکروب آتی ہے شروع شروع ربوہ میں خاکروب کم تھے وہ سڑک پر جا رہی تھی کہ ایک آدمی اسے ملا اور اسنے کہا۔ ذرا ٹھہرو۔ میرا ایک کمرہ ہے تم اسے روزانہ صاف کر دیا کرو میں تمہیں آٹھ آنے دیدیا کروں گا۔ وہ خاکروبہ تھی اور صفائی کرنا اس کا کام تھا لیکن چونکہ وہ سڑک پر جا رہی تھی اسلئے اس نے اس بات کو اپنی ہتک خیال کیا۔ اور اس شخص کو کہنے لگی کہ کیا تمہیں [illegible] ایسا ہی [illegible] روزانہ کھا لیا کرو۔ وہ شخص شرمندہ سا ہو کر خاموش ہو کر چلا گیا۔ غرض باوجود اسکے کہ وہ خاکروبہ تھی اور اس کا کام صفائی کرنا تھا اس نے اس طرح بات کرنے کو اپنی تحقیر خیال کیا۔ پس اگر واقعہ میں افسر اپنی افسری کی وجہ سے ماتحت سے خدمت لیتے ہیں تو ان کی تحقیر کرتے ہیں اور پھر ماتحت کا خدمت کرنا بھی بے غیرتی ہے۔ اس کا یہ کام تھا کہ وہ اسکے اس حکم کو رد کر دیتا لیکن محبت کی وجہ سے تم جو جی چاہے کرو۔

ہمایوں کا ایک واقعہ

مشہور ہے کہ دشمن کی فوجوں نے اسے پکڑ لیا اسکا خادم بہرام بھی اسکے ہمراہ تھا۔ جب دشمن نے انہیں پکڑ لیا تو بہرام نے انہیں کہا کہ ہمایوں میں ہوں ہمایوں بار بار کہتا تھا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے ہمایوں میں ہوں۔ لیکن اس نے کہا نہیں۔ یہ میرا غلام ہے اور میری محبت کی وجہ سے اپنے آپ کو ہمایوں کہہ رہا ہے تا کہ میں بچ جاؤں ورنہ دراصل میں ہی ہمایوں ہوں۔ غرض محبت میں لوگ اپنی جانیں بھی دے دیتے ہیں اور ان کے ایسا کرنے پر کوئی شخص اعتراض نہیں کرتا لیکن اگر کوئی اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کا ایسا کرنا اسلام کے خلاف ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے

کہ وہ دوسرے کا حق اسے دلائے اور اگر وہ اسکی خاطر قربانی کرتا اور اسکی خدمت کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں لیکن اس کا حق نہیں کہ ماتحت سے خدمت کروائے۔ فرعون کے متعلق قرآن کریم میں بھی آتا ہے کہ ان فرعون علا فی الارض فرعون میں یہ عیب تھا کہ وہ دوسروں سے زبردستی کام لیتا تھا ورنہ فرعون کے یہ معنے نہیں کہ کسی کے پاس بادشاہت اور دولت ہو۔ وہ اس لئے فرعون تھا کہ دوسروں پر زبردستی حکومت کرتا تھا اور دوسروں پر زبردستی حکومت کرنے کو ہماری زبان میں بھی فرعونیت کہتے ہیں۔ اور کسی کی مرضی سے دوسرے کے دل پر حکومت کرنے کو محمدیت اور موسویت کہتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حکومت کی تھی اور فرعون سے بڑھ کر حکومت کی تھی۔

فرعون کے ساتھی بھاگ گئے

لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن ہماری لاشوں پر سے ہی گذر کر آپ تک پہنچ سکتا ہے اتنی حکومت فرعون نے کہاں کی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ فرعون نے زبردستی حکومت کی ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبردستی حکومت نہیں کی۔ اسی طرح اگر کوئی ماتحت اپنے افسر کی محبت اور پیار سے خدمت کرتا ہے تو ہم کہیں گے اس افسر میں ایک حد تک محمدیت اور موسویت آ گئی ہے لیکن اگر وہ زبردستی خدمت کرتا ہے تو اسی کا نام فرعونیت ہے ✦

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کامیاب جلسہ

۱۷ ستمبر ۱۹۶۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ربوہ کی ایک نواحی بستی ڈوم میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں ربوہ کے خدام بھی بکثرت شامل ہوئے۔

سوا چھ بجے جلسے کا پہلا اجلاس زیر صدارت جناب سید غلام علی شاہ صاحب رئیس بخشوالہ و چیئر مین مولیونین شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد یوسف عثمان صاحب آف مشرقی افریقہ متعلم جامعہ احمدیہ نے "رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مخلوق خدا سے ہمدردی" کے موضوع پر اردو میں تقریر کی آپ کے بعد محی الدین صاحب آف انڈونیشیا متعلم جامعہ احمدیہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں محمد عثمان صاحب آف چین متعلم جامعہ احمدیہ نے "چین میں اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ حاضرین جلسہ نے بہت دلجمعی اور دلچسپی کے ساتھ یہ تقاریر سنیں۔

نماز مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد جلسے کا دوسرا اجلاس بھی سید غلام علی شاہ صاحب رئیس بخشوالہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیۂ نعت پیش کیا گیا۔ جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی مشہور نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام پر مشتمل تھا۔ سب سے پہلے مولوی غلام باری صاحب سیف نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدا سے محبت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدۂ جناب سید ریاض حسین شاہ صاحب رئیس ہمرت کھیوہ و ممبر لولہ یونین کونسل نے منتظمین جلسہ اور شیخ نورالحق صاحب و شیخ شمس الحق صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ جن کی کوششوں سے یہ کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ آپ نے امید ظاہر فرمائی کہ آئندہ بھی اس قسم کی مبارک تقریبات منعقد کی جاتی رہیں گی۔ بعدۂ مولوی دوست محمد صاحب مولوی فاضل نے "اہلبیت کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس سے علاقہ ہذا کے افراد بہت متاثر ہوئے۔ اجلاس کے دوران نعت خوانی کا سلسلہ جاری رہا آخر میں گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں "امن عالم کے لئے اسلامی تعلیم" کے موضوع پر پنجابی میں تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اسلام کی صحیح تعلیم اور قیام امن کے لئے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل پر روشنی ڈالی

صاحب صدر اور سید ریاض حسین شاہ صاحب کے علاوہ مقامی احباب میں سے سید غلام عباس شاہ صاحب رئیس وڈھ میدال اور سید غلام حسین شاہ صاحب رئیس حسین آباد و ممبران لولہ یونین کونسل کے نام قابل ذکر ہیں۔ جو ہمارے جلسہ میں شریک ہوئے۔

کھانے کے وقفے کے بعد تیسرا اجلاس شیخ عبدالخالق صاحب نائب مہتمم مقامی ربوہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں عطاء الکریم صاحب شاہد، عبدالشکور صاحب، لطیف احمد صاحب اور عزیز محمد صاحب متعلمین جامعہ احمدیہ نے سیرۃ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

چوتھا اجلاس مولوی غلام باری صاحب سیف کی صدارت میں شروع ہوا۔ مولوی دوست محمد صاحب نے اسوۂ حسنہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتے ہوئے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے پنجابی تقریر میں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے نیک اور قابل تقلید نمونہ کو پیش فرمایا۔

آخر میں شیخ نورالحق صاحب نے حاضرین جلسہ صاحب صدر سید غلام علی شاہ صاحب رئیس بخشوالہ دیگر معززین علاقہ اور موضع ڈوم کے مقامی احباب کے دلی تعاون اور خلوص کا شکریہ ادا کیا۔

چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مجلس مقامی ربوہ نے خدام ربوہ اور اہالیانِ ڈوم کا عام طور پر اور معززین حضرات رئیسانِ علاقہ کا اور شیخ نورالحق صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے احباب کی رہائش اور کھانے کا قابل تعریف انتظام کیا

آپ نے محکمہ زراعت حکومت مغربی پاکستان کا بھی شکریہ ادا کیا اور انہوں نے اجلاس میں حاضر افراد کو زرعی ترقی کے متعلق معلوماتی فلمیں دکھائیں۔

تحریک جدید کے مالی نظام سے متعلق

ایک سوال اور اُس کا جواب

ــــــ از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال تحریک جدید ــــــ

خاکسار کی طرف سے الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۱ء میں تحریک جدید کے مالی نظام کے بارے میں ایک مختصر نوٹ شائع ہوا تھا۔ اسے پڑھ کر ربوہ کے ایک دوست نے فرمایا ہے کہ مضمون محولہ بالا سے بظاہر ہوتا ہے کہ تحریک جدید کو روپیہ کی ضرورت شروع سال میں ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت کے گذر جانے پر چندہ کی فراہمی پر زور دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ اور ایسے وقت میں چندہ ادا کرنے والے کو کیا ثواب مل سکتا ہے؟

جہاں تک ثواب کا تعلق ہے اس کا دروازہ تو ہر وقت کھلا ہے۔ اسلام تو ایک گنہگار کو بھی یہ خوشخبری دیتا ہے اگر اس کی توبہ و استغفار صحیح معنوں میں عمل میں جائے تو وہ ایسا ہی ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا۔ پس جیسا کہ خاکسار نے اپنے نوٹ میں پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ

"اسلام کی حکیمانہ تعلیم کے ماتحت ہم کسی مرحلہ پر بھی مایوسی کا شکار نہیں ہو سکتے" ایک مخلص کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار کا ثواب حاصل کرنے کا موقعہ ہر وقت قائم ہے۔

البتہ ضرورت اموال کا مسئلہ کسی قدر وضاحت کا محتاج ہے۔ سو دوستوں کو جاننا چاہیئے کہ وہ اقل ترین اخراجات جو مشنہائے بیرون کے لئے شوریٰ میں منظور کئے جاتے ہیں۔ ان کا فراہم کرنا ہمارا فرض منصبی ہے اور چونکہ سال کے شروع میں رقم کا بھجوا دینا مبلغین کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ تھوڑے پیسے میں زیادہ احسن کام کر سکتے ہیں۔ اسلئے ابتدائے سال میں اگر مرکز کے پاس مطلوبہ رقم نہ پہنچے تو قرض کا انتظام ناگزیر ہو جاتا ہے۔ گویا سال کے آخری حصہ میں چندہ ادا کرنے والے اکثر مرکز کو قرض واپس کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اور وہ اپنے تئیں عہد شکنی کے ارتکاب سے بہر حال بچا لیتے ہیں۔

یہ کیفیت تو اس نیکی کی ہے جو اختتام سال سے پہلے بہر حال عمل میں آجاتی ہے سال کے گذر جانے پر بھی اپنے عہد کو پورا کرنے کا اہتمام خالی از ثواب نہیں۔ کیونکہ مرکز نے جو بار ایک مرتبہ اٹھا لیا۔ اس میں شریک ہونے کی ذمہ داری بہر حال مخلصین پر عائد ہوتی ہے اسی لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بقایا داروں کو انتباہ فرماتے ہیں۔

"بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہو گیا ہے اس لئے ہمارا پچھلا معاف ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالےٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جاویں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی"۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سال کے آخری حصہ میں بھی اموال کی ضرورت بدستور قائم رہتی ہے بلکہ بسا اوقات سال کے گذر جانے پر بھی اس کا بار مرکز پر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا اس میدان میں پیچھے رہنے والے اگر کسی وقت بھی جب کہ انہیں توفیق ملے اپنے رحیم و کریم خدا کے حضور توبہ و استغفار کرتے ہوئے تلافی کی کوشش کریں گے تو امام وقت کی اس خوشخبری کے انشاء اللہ وارث بنیں گے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے (درثمین)

درخواست ہائے دُعا

۱ - میرے چھوٹے بھائی عزیز خواجہ عبدالمجید صاحب ولد خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم و مغفور (آف ڈیرہ دون) ایک ماہ سے زائد عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و جملہ احمدی بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ برادر عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔

(خاکسار خواجہ عبدالرحیم احمدی ولد خواجہ غلام نبی صاحب آف ڈیرہ دون)

۲ - میرے والد حافظ محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بھکی ضلع شیخوپورہ اور میرے ماموں میاں شیخ عبدالاحد صاحب سیکرٹری مال دھرم پورہ لاہور عرصہ تقریباً دو ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ خداوند تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (قریشی مبشر احمد موضع بھکی تحصیل و ڈاکخانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

۳ - میرا لڑکا عزیز محمد اکرم دس دن سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(شیخ محمد یوسف لائلپور)

اعلانات صدر انجمن احمدیہ

وصایا کی تحریر و تکمیل کیلئے ضروری ہدایات

وصیت نہ صرف ایک مقدس عہد ہے جو ایک احمدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم مندرجہ الوصیۃ کے ماتحت اسلام و احمدیت کی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ ایک قانونی دستاویز بھی ہے۔ اس لئے ہر وصیت شرعی اور قانونی لحاظ سے مکمل ہونی چاہیئے۔ اگر اس میں شرعی پہلو سے کوئی نقص ہے تو یہ قابل قبول نہیں اگر قانونی طور پر کوئی سقم ہے تو بھی سلسلہ کے لئے کسی مصرف کی نہیں مگر باوجود متعدد بار اعلانات کے ذریعہ اس طرف توجہ دلانے کے پھر بھی کئی وصایا دفتر میں ایسی آجاتی ہیں جن میں کئی خامیاں اور کئی نقائص ہوتے ہیں۔ جن کی اصلاح کروانے میں کئی کئی ہفتے بلکہ کئی کئی مہینے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پس ایک مرتبہ پھر ان سطور کے ذریعہ گذارش کی جاتی ہے کہ دوست وصیتیں لکھنے اور لکھوانے میں بڑی احتیاط کیا کریں۔ اور رسالہ الوصیۃ مطبوعہ نظارت بہشتی مقبرہ جولائی ۱۹۶۰ء کے آخری صفحات میں جو تین مسودے شائع کئے گئے ہیں ان کو وصیت لکھنے سے پہلے پڑھ لیا کریں اور جو مسودہ ان کے مناسب حال ہو اسکے مطابق وصیت لکھا کریں۔ یہ تینوں مسودے اخبار الفضل مجریہ ۱۲ رجولائی ۱۹۶۰ء و ۱۷ راگست ۱۹۶۰ء و ۲ اپریل ۱۹۶۱ء میں بھی شائع کرائے گئے ہیں۔ وہاں بھی دیکھے جا سکتے ہیں اس کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کو بھی مدنظر رکھا جائے :۔

(۱) وصایا بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائیں۔ کوئی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

(۲) وصیت کرنے کے وقت موصی یا موصیہ کی عمر کم از کم ۱۸ سال کی ہونی چاہیئے۔ ۱۸ سال سے کم عمر کی وصیت جائز نہیں۔

(۳) وصیت حتی الامکان صاف اور خوشخط لکھی جائے۔ عبارت مشکوک اور کٹی ہوئی نہ ہو ساری تحریر میں ایک ہی سیاہی اور ایک ہی قلم استعمال ہو۔ بین السطور یا حاشیہ میں جو الفاظ یا عبارت زائد کی جائے۔ یا جو الفاظ کاٹ کر درستی کی جائے۔ ایسی سب جگہوں پر موصی کے اپنے تصدیقی دستخط ہونے چاہئیں۔ یا اس کا انگوٹھا حاشیہ میں ثبت کیا جائے۔

(۴) ہر وصیت پر دو گواہوں کے دستخط لازمی ہیں۔

(۵) گواہ اپنے دستخط صاف کریں جو پڑھے جا سکیں۔ اور اپنی ولدیت اور مکمل پتے درج کریں تاکہ بوقت ضرورت ان سے رابطہ پیدا کیا جا سکے۔

(۶) گواہ اگر جماعت کے عہدہ دار ہوں تو بہتر ہے۔ ورنہ ثقہ اور معروف احمدی ہوں۔

(۷) ایسی وصایا جن میں جائیداد غیر منقولہ (اراضی یا مکان) پیش کی گئی ہو ان پر گواہوں کے علاوہ شرکاء اور ورثاء کے دستخط بھی ضرور کرائے جائیں۔

(۸) شادی شدہ مستورات کی وصایا پر جماعت کے دو عہدہ داروں کے علاوہ ان کے خاوند بھی دستخط کریں اور غیر شادی شدہ اور بیوہ عورتوں کی وصیتوں پر ان کے باپ یا بھائی یا کوئی اور قریبی رشتہ دار دستخط کریں۔

(۹) چندہ شرط اول حسب حیثیت مگر کم سے کم ایک روپیہ اور اجرت اعلان وصیت ساڑھے پانچ روپے ہر وصیت کے ساتھ فوراً ادا ہو جانا چاہیئے۔ جو دوست مہینوں تک یہ ابتدائی چندے ادا نہیں کرتے ان سے کیونکر توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی وصیتوں کی باقی مالی پابندیوں سے باقاعدگی اور دوام کے ساتھ عہدہ برآ ہوتے ہوں گے۔

(۱۰) وصیت میں پیش کردہ جائیداد کی تفصیل۔ محل وقوع اور اندازہ قیمت درج کیا جائے

(۱۱) تصدیقی فارم (جو وصیت فارم کے ساتھ شامل ہوتا ہے) پر موصی کی دینی اور اخلاقی حالت کے علاوہ مقامی جماعت کے دو عہدہ داروں کی یہ تصدیق بھی ہونی چاہیئے کہ وصیت میں پیش کردہ جائیداد اور آمد درست ہے۔ مستورات کی وصایا میں مقامی لجنہ اماء اللہ کی تصدیق بھی ضروری ہے۔

(۱۲) شادی شدہ مستورات کی جائیداد کی بنیادی چیز ان کا مہر قرار دیا گیا ہے اس لئے شادی شدہ عورتوں کی وصیتوں میں مہر کی رقم کا ذکر ضروری ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ خاوندوں سے وصول کر چکی ہوں یا ابھی قابلِ وصول ہو۔ اگر مہر وصول ہو چکا ہو۔ تو بتایا جائے کہ اب کس شکل میں ہے

(۱۳) مہر قابل ادا ہونے کی صورت میں خاوند کو یہ تحریر شامل وصیت کرنی چاہیئے کہ مجھ پر اتنی رقم اپنی بیوی کے مہر کی واجب الادا ہے۔ میں اس کے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں اور اس تحریر پر بھی دو گواہوں کے دستخط (معہ ولدیت و مکمل پتہ) ہونے چاہئیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

مجالس سرگودھا ڈویژن کی پہلی تربیتی کلاس

۱۰ ستمبر تا ۱۶ ستمبر ۱۹۶۱ء

مجالس خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن کی پہلی تربیتی کلاس ۱۰ ستمبر ۱۹۶۱ء سے سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں شروع ہوئی۔ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب سلیم قائد خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن نے اس کا افتتاح فرمایا۔ بعد نماز شام کے وقت مکرم سید احمد علی صاحب مربی لائلپور نے فضائل اسلام کے موضوع پر نہایت احسن پیرایہ میں تقریر فرمائی۔

۱۱ ستمبر کو مکرم شبیر احمد صاحب نے بیرونی مشن اور تحریک جدید کے عنوان کے ماتحت مشنوں کے حالات اور کام بیان کئے اور مغرب کے بعد سلائیڈز کے ذریعہ مساجد کی تعمیر اور دوسرے کاموں کو واضح کیا۔

۱۲ ستمبر کو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے احیاء اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس طرح مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے جماعت احمدیہ کے مالی نظام سے حاضرین کو واقف کیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کالو گدھی۔ مولوی عزیز الرحمان صاحب منگلا اور مولوی عبدالرحمان صاحب مجوکہ تربیتی کلاس میں معلمین کے طور پر شامل ہوئے۔ — — — — — — — — اس کلاس میں . . . . . . تک ۲۲ مجالس کے ۷۰ خدام باقاعدہ طلباء کی صورت میں شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ دیگر احباب اور مستورات بھی تقاریر سنتیں۔ اور استفادہ کرتی رہیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تربیتی کلاس شہر سیالکوٹ

لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ نے بھی تربیتی کلاس منعقد کی۔ جو ۲۵ راگست سے یکم ستمبر ۱۹۶۱ء تک روزانہ جاری رہی۔ جس میں محترم مربی صاحب سلسلہ سیالکوٹ خدام کو قرآن شریف کا درس سناتے رہے اور اس پاک کتاب کے زیادہ سے زیادہ مطالعہ کی تحریک کرتے رہے۔ حدیث شریف کا درس مربی صاحب پسرور کی دیتے رہے۔ احادیث زیادہ تر والدین کی بچوں پر ذمہ واری اور بچوں کا والدین سے حسن سلوک پر مشتمل ہوتی تھیں۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بھی تقاریر کیں۔ قائد صاحب روزانہ نماز کے آداب اور پڑھنے کے طریق سمجھاتے رہے۔ دیگر مختلف احباب نے بھی متفرق موضوع پر تقاریر کیں۔ مقامی خدام کی تربیت اور ان میں بیداری پیدا کرنے کے لئے یہ کلاس بہت کامیاب رہی۔ آخری اجلاس میں مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے احباب کو حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین کی۔ اور اجتماعی دعا کے بعد اس کلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

کلاس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اراکین نے پورے شوق سے حصہ لیا۔ اور کلاس کی حاضری دو سو سے پونے پانچ صد کے درمیان رہی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ

نماز جماعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :۔

"جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس درجے (ثواب فضیلت) رکھتی ہے۔ اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور مسجد میں محض نماز کے ہی ادا کرنے کو آئے۔ تو وہ جو قدم رکھتا ہے۔ اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کر دیتا ہے یا ایک گناہ اس کا معاف فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو نماز میں سمجھا جاتا ہے جبتک کہ نماز اسے روکے۔ اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اس مقام میں رہے۔ جہاں نماز پڑھتا ہے۔ فرشتے یوں دعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ (اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم کر) یہ دعا اس وقت تک رہتی ہے جبتک کہ وہ صرف نماز کیلئے رکا رہے۔" (بخاری بحوالہ ... حصہ اول ص ۱۳۲) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

68

وصایا

ذیل وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو مزدری تفصیل سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۱۶۹۰: میں عنایت اللہ ولد مولوی محمد حسین صاحب مرحوم قوم گجر پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن گھیلی ورک ڈاکخانہ ڈنگہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد ایک ایکڑ چار کنال زمین مزارعہ در قصبہ کوٹلی گھارہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں ہے۔ اگر پاکستان میں بھی جو زمین ملی۔

منقولہ جائیداد ایک عدد بھینس قیمت ۲۵۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۱۲/۷/۴۸۔

العبد: چوہدری عنایت اللہ۔

گواہ شد: چوہدری عباس علی

گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۳۴۷۱: میں رحمت بی بی زوجہ مولوی فتح محمد خاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ۲۵۸/ای بی ڈاکخانہ چک ۲۸۷/ای بی ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

فقط راقم الحروف ناصر احمد خاں محمود سیکرٹری مال چک ۲۸۵/ای بی مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۷ء بروز منگل ۵/۱۱/۵۷

الامۃ: رحمت بی بی زوجہ مولوی فتح محمد خاں جٹیانوی نشان انگوٹھا موصیہ۔

گواہ شد: صالح محمد بقلم خود چک ۲۵۸/ای بی مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۷ء

گواہ شد: بقلم خود مولوی فتح محمد خاوند موصیہ مذکور سیکنہ ۲۸۵/ای بی ضلع منٹگمری

نمبر ۱۵۹۰۸: میں عزیز محمد اطہر ولد غلام نبی خاں قوم لسکانی پیشہ طالب علم عمر ستمبر ۱۹۳۲ء کو (۲۲ سال) تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بستی گل گھوٹو ڈاکخانہ چکر امام شاہ ضلع ڈیرہ غازیخاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۴۲/- روپے انجمن تحریک جدید کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف عزیز محمد اطہر ولد غلام نبی خاں حال متعلم جامعہ احمدیہ درجہ اولیٰ ربوہ ضلع جھنگ۔

العبد: عزیز محمد اطہر

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد: بشارت احمد ولد ماسٹر چراغ الدین صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۰۲۷: میں عصمت النساء بیگم زوجہ ڈاکٹر حسن محمد شاہ قوم سید پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالونی غلام محمد آباد مکان خاص نمبر ۱۲۵/۵ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

موجودہ وقت میں میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد و زیور وغیرہ بھی نہیں ہے۔ لہذا میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز اس کے علاوہ اگر کوئی اور میری آمد کی صورت پیدا ہو جائے یا کوئی جائیداد مجھے ملے اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ بوقت وفات اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ: عصمت النساء بیگم

گواہ شد: شیخ محمد یوسف بقلم خود امین پور گولبازار مسجد احمدیہ لائلپور

گواہ شد: حسن محمد شاہ خاوند موصیہ ۱/۶/۶۱

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم چوہدری منیر الدین کو اللہ تعالیٰ نے پنجابی فاضل کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (صاحب دین دیپٹی)

نوٹ:۔ اس خوشی میں چوہدری صاحب موصوف نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

۔ مینجر الفضل۔

شاید آپ سے پوچھ لیا جائے

سب سے زیادہ ۱۔ لمبا روٹ ۲۔ خوش اخلاق سٹاف
۳۔ تجربہ کار ڈرائیور ۴۔ وقت کی پابند سروس
۵۔ نئی اور آرام دہ بسیں

یہ تمام خوبیاں کس ٹرانسپورٹ کمپنی میں پائی جاتی ہیں۔ نوٹ فرمالیں۔

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور

- عوام کی سہولت کیلئے ریڈیو سٹ۔ واٹر کولر۔ ایڈوانس بکنگ اور تاجر احباب کے لئے بلٹی کا اعلیٰ انتظام ہے۔
- طارق ٹرانسپورٹ کمپنی نے اپنے ہر سٹینڈ ٹیلیفون ویٹنگ روم لیڈیز اینڈ جنٹس پنکھوں کا بھی انتظام ہے۔
- مندرجہ ذیل جگہوں کے لئے طارق ٹرانسپورٹ کمپنی پر سفر کیجئے۔ لاہور سے دریاخاں براستہ سرگودھا جوہر آباد لاہور سے بہاولنگر براستہ اوکاڑہ منٹگمری سرگودھا سے گوجرانوالہ سرگودھا سے بھیرہ بھلوال لائلپور سے لیہ سٹینڈ منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

ہر انسان کیلئے ایک ضروری پیغام

بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

قدیمی — اولین — شہرہ آفاق

حب اٹھرا رجسٹرڈ

فی تولہ ایک روپیہ ۵۰ پیسے
مکمل کورس گیارہ تولہ ۷۵ ء ۱۲ روپے

نرینہ گولیاں

لڑکے پیدا ہونے کی دوا۔ مکمل کورس ۹/- روپے

حب جند

ہسٹیریا مالیخولیا کا علاج ۴۰ گولی ۶/- روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہیمرشولڈ طیارے کے حادثہ میں ہلاک ہو گئے

شمالی روڈیشیا لیجانیوالا طیارہ گھنے جنگلات میں گر کر تباہ ہو گیا۔

لیوپولڈول ۱۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کل طیارے کے ایک حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔ آپ کی لاش طیارے کے تباہ شدہ ڈھانچے کے قریب پڑی پائی گئی ہے۔ مسٹر ہیمرشولڈ کا طیارہ شمالی روڈیشیا میں نڈولا کے مقام سے ساڑھے سات میل دور جنگل میں گر کر تباہ ہوا۔ تباہ شدہ ڈھانچے کا پتہ شمالی روڈیشیا کی فضائیہ کے ایک طیارے نے لگایا۔ شمالی روڈیشیا کی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ نڈولا کے قریب جس تباہ شدہ طیارے کا ڈھانچہ ملا ہے وہ سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کا تھا۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ مسٹر ہیمرشولڈ کی لاش کی شناخت کر لی گئی ہے۔

ترجمان نے مزید بتایا ہے کہ تباہ شدہ ڈھانچہ سب سے پہلے ایک افریقی باشندے نے دیکھا اور بعد ازاں شمالی روڈیشیا کی فضائیہ کے ایک طیارہ نے دیکھا۔ ترجمان نے کہا کہ تلاش کرنے والی پارٹی جب سوا تین بجے بعد دوپہر حادثہ کے مقام پر پہنچی تو تباہ شدہ ڈھانچے میں سے دھواں ابھی نکل رہا تھا۔ ڈھانچے کے قریب چھ لاشیں پائی گئیں جن میں سے ایک مسٹر ہیمرشولڈ کی تھی۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ طیارہ بڑی تیز رفتار اور زور سے زمین سے ٹکرایا طیارہ کچھ درختوں کی چوٹیوں میں سے گزرا اور پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اب تک صرف چھ لاشیں برآمد ہوئی ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہیمرشولڈ کی پارٹی کے کچھ افراد کی لاشیں ابھی ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ ایک شخص جس کی فوری طور پر شناخت نہیں ہو سکی شدید زخمی پایا گیا۔ اسے سخت نازک حالت میں نڈولا ہسپتال لے جایا گیا۔

جس مقام پر سیکرٹری جنرل کے طیارے کو حادثہ پیش آیا ہے وہ شمالی روڈیشیا کی تانبے کی کانوں کے علاقہ میں واقع ہے اور کاٹنگا کی سرحد سے صرف ایک سو میل دور ہے اس علاقے میں گھنے جنگلات ہیں اور گھاس بہت لمبی ہے۔ نڈولا کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ طیارے نے رات تین بجے نڈولا پر چکر لگائے لیکن بعد ازاں لیوپولڈول کو واپس روانہ ہو گیا۔ کیونکہ ہوائی اڈہ بازرات کی تاریکی میں طیارہ اتارنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ کاٹنگا کے صدر شومبے نڈولا میں سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے منتظر تھے۔ کاٹنگا کے وزیر خزانہ اور وزیر دفاع اور صدر شومبے کے اہل و عیال بھی اس قصبہ میں موجود تھے۔

دنیا ایک عظیم مدبر سے محروم ہو گئی

راولپنڈی ۱۹ ستمبر۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل شام کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کی وفات سے دنیا ایک عظیم مدبر سے محروم ہو گئی ہے جب وزیر خارجہ کو مسٹر ہیمرشولڈ کی وفات کی خبر سنائی گئی تو آپ کو شدید صدمہ ہوا۔ آپ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک پیغام تعزیت میں کہا کہ اس خبر سے مجھے صدمہ ہوا ہے۔ دنیا ایک عظیم مدبر سے محروم ہو گئی ہے۔ مسٹر ہیمرشولڈ اس وقت اقوام متحدہ اور دنیا کو پیش آمدہ بے حد دشوار اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنے میں مشغول تھے۔

روس کا ایک اور ایٹمی تجربہ

واشنگٹن ۱۹ ستمبر۔ امریکہ کے ایٹمی کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ آج سوویٹ یونین نے ایک نیا ایٹمی تجربہ کیا ہے گزشتہ چند دنوں میں روس کا یہ بارھواں ایٹمی تجربہ ہے۔

کوٹھی برائے فروخت

ایک کوٹھی محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں سات کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے اس کا رقبہ ۲ کنال ۶ مرلے ہے۔ پانی میٹھا اور بجلی لگی ہوئی ہے۔ خریدار حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

پنجاب ہاؤس گول چوک بلاک نمبر ۱ سرگودہا

حاجی رشید احمد

"کیورٹیو" اور "بے بی ٹانک" کے متعلق

ڈاکٹروں، حکیموں اور دیگر معززین کی آراء کثرت سے الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ملک بھر میں ان جدید اور جادو اثر ادویات کی ایجنسیاں قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل رعایات دی جا رہی ہیں۔

(۱) ایک درجن شیشی اکٹھی خریدنے پر ۲۵ فیصدی کمیشن۔

(۲) پچیس روپے کی ملی جلی مجرب ادویات خریدنے پر بھی ۲۵ فیصدی کمیشن۔

(۳) خاص ادویات پر خرچ ڈاک و پیکنگ ۱/۱۶ پیسے روپے سے زیادہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ خواہ ایک شیشی منگوائی جائے خواہ ایک سو۔ (زائد خرچ ادارہ خود برداشت کرے گا)

(۴) بیک وقت پچاس روپے یا اس سے زیادہ قیمت کی ادویات خریدنے پر مختلف پمفلٹوں اور اشتہارات کے علاوہ پلاسٹک کے خوبصورت بورڈ مفت مہیا کئے جائیں گے۔

قیمت کیورٹیو فی ڈرام ۵۰ پیسے فی اونس ۲/۵۰ روپے

" بے بی ٹانک ایک ماہ کورس ۳/- پندرہ روزہ کورس ۱/۷۵ روپے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

دوائی فضلِ الٰہی

جس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ اولادِ نرینہ پیدا ہوتی ہے

قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی۔ تندرستی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر ہے۔ بچوں اور عورتوں کے لئے لاجواب ہے۔ خارش۔ پانی بہنا بھینی۔ ناخنہ وغیرہ امراضِ چشم کا بہترین علاج ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

میں گولبازار ربوہ میں اپنی دکان موسومہ

داؤد جنرل سٹور

"فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب مجھے ملیں یا مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں!

چوہدری داؤد احمد

داؤد جنرل سٹور ربوہ۔ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴